نظرات

کانگریس کی جگہ جنتا دل نے ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی، تو اس کے خیر مقدم کے لئے ہمارے سامنے دو باتیں تھیں، ایک بات تو یہ کہ کانگریس نے اپنے سیکولر کردار و عمل کو بنائے رکھنے کے لئے اپنی دلچسپی ایک طرح سے ختم کر دی تھی، جس کی وجہ سے فرقہ پرست طاقتیں مضبوط ہو کر اپنی من مانی کرنے پر اتر آئی تھیں۔ فرقہ وارانہ فسادات اور اس میں معصوم و بے گناہ لوگوں کے جان و مال کے نقصانات کی زیادتی، اقلیتوں کے ساتھ سرکاری ملازمتوں میں ناانصافی، اُردو زبان اور مذہبی عبادت گاہوں کی پامالی و سرکاری نشر و اشاعت کے اداروں (ریڈیو و ٹیلی ویژن) سے اکثریتی مذہب و روایات، کہانیوں و واقعات (رامائن و مہا بھارت سیریل دھیان رہے) کا خوب زور و شور کے ساتھ پرچار کرتے رہنا، اور دوسری بات یہ کہ کانگریسی حکومت میں رشوت و بھرشٹاچار کی بھرمار، کمرتوڑ مہنگائی، اور سرمایہ داروں کی بے تحاشہ لوٹ اس قدر بڑھ چکی تھی، جس کی وجہ سے عوام انہیں دکھ و تکلیف اور پریشانی و مصیبت کے مارے بلبلا اُٹھے تھے، جنتا حکومت سے ہم نے یہ امید قائم کی تھی کہ اب عوام کو ان مظالم نا انصافیوں اور خرافات سے نجات مل جائے گی، اور ملک میں مکمل طور پر نہیں تو

سی حد تک یہاں بھی سب کچھ اچھا ہو جائے گا، مزید عوام کو سکھ چین کا سانس لینا نصیب ہوگا۔

ہم نے تو صرف یہی دو امیدیں قائم کی تھیں، مگر ہندوستان کے سادہ لوح عوام نے بہت کچھ امیدوں کے خواب سجا رکھے تھے، مثلاً ہندوستان میں رہنے والا ہر انسان سکھی ہوگا، مالا مال ہوگا، روزگار اس کے قدموں تلے ہوگا۔ ہر چیز کی فراوانی ہوگی، دال، سبزی، گوشت، کپڑا، پانی، بجلی، سونا چاندی سب کوڑیوں کے بھاؤ بکیں گے، ہر شخص کو راحت و سکون، عیش و آرام مہیا ہوگا، موٹر گاڑیاں، کاریں، ائر کنڈیشنڈ وغیرہ جس طرح آجکل صرف سرمایہ داروں ہی کے لئے مخصوص ہیں ان تک عام آدمی کی بھی پہونچ ہو سکے گی، غریب، غریب نہ رہے گا۔

ہندوستانی عوام نے ایسا خوشنما خوابوں کا محل کیوں سجایا ہوا تھا، اس کے لئے انہیں کوئی غلط نہیں کہہ سکتا ہے اس لئے کہ جنتا دل اور اس کی حمایتی جماعتوں نے اپنے الیکشن مینو فیسٹو میں اس قدر پرکشش وعدے کر رکھے تھے، جس سے عام آدمی نے اپنے اپنے طور پر طرح طرح کی امیدیں قائم کریں۔

لیکن ______ آہ!

عوام کی بے شمار خام خیالی امیدوں کے خوابوں کے محلوں کو جانے دیجئے، انہیں تو کبھی حقیقت میں تبدیل ہونا ہی نہ تھا، موجودہ زمانے والوں نے حاتم طائی کا زمانہ قصہ کہانیوں کی داستان قرار دیدیا ہے، اور الیکشن کے وعدے پورے کرنے کے لئے ہوتے نہیں ہیں، اس لئے جنتا دل کے الیکشن مینو فیسٹو کو ہم دیکھنا نہیں چاہتے، مگر اس کے باوجود بھی سمجھدار لوگوں کی یہ امید باندھنا کوئی غلط اور لایعنی بات نہیں تھی کہ ہندوستان سے فرقہ پرستی کی لعنت ختم ہو کر اس پر اس قانون کی بالادستی قائم ہو جو سیکولرازم کے قواعد و ضوابط پر مبنی ہے، امن و امان ہو اور رشوت خوری اور بھرشٹاچار کی صفائی ہو جاتی، کانگریس کی شکست اور اس [illegible] جو [illegible] کی حکومت کی سب سے بڑی وجوہات پر گویا باتیں رہی ہیں [illegible]

ے کہ حکومت کہیں بھی ہو کہ جنتا دل یا دوسرے لفظوں میں راشٹریہ مورچہ کی
سرکار کو قائم ہوئے اب تقریباً ۹ ماہ سے زائد عرصہ بیت چکا ہے مگر وہ سب مسائل
برقرار ہیں، ان کے خاتمہ کی ابتدائی صورت بھی نظر آتا تو کجا اب تو ان میں اضافہ
ہوتا ہی نظر آرہا ہے۔ بلکہ اب تو حالات ایسے پیدا ہوچکے ہیں جس کی وجہ سے مستقبل کے
ہندوستان میں سیکولرازم ہی کے لالے پڑتے ہوئے ہیں۔ اس کی وجوہات کیا
ہیں اور کیا کیا محرکات ہیں جس کی وجہ سے مستقبل کے ہندوستان میں سیکولرازم کا
ہوگا؟ انشاء اللہ ہم کسی فرصت میں مفصل بحث کریں گے۔ سردست ہم جنتا دل کی حکومت
کے چار ماہ کی روئداد ہی بیان کر رہے ہیں۔ جنتا دل کی ان چار ماہ کی مدت میں
فرقہ وارانہ فسادات نئی دہلی (بستی حضرت نظام الدینؒ) سے لے کر جمشید پور، احمد آباد
بڑودہ، پالن پور، گجرات، مہاراشٹر، بہار، یوپی، کے ایک ایک شہروں میں ایسے
ہوئے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر مستقبل سیاہ ترین اور بھیانک دکھائی دے رہا ہے۔
جگہ فسادات سے محفوظ تھی وہاں بھی فرقہ وارانہ فساد کا ہوجانا اور اس میں سابقہ حکومت
کی طرح پولس کی گولیوں سے یکطرفہ ایک ہی فرقہ کے بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ
اتارنا جاری ہے۔ اسی طرح رشوت خوری و بھرشٹاچار کا سلسلہ بھی گپ چپ بند
نہیں ہوا ہے۔ بھائی بھتیجا اور اقرباء پروری کا زور و شور سے بول بالا ہو رہا ہے۔
ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہولناک واقعات اور اس پر سیاست دانوں کی سودے بازی
سب کے سامنے ہے۔ ایسی صورت حال میں اب ہم کیسے کہیں کہ جنتا دل حکومت
عوام کی امیدوں کو بھولتے ہوئے اہل دانش کی ان امیدوں پر پورا اترے گی۔

ملک کے لئے پنجاب کا مسئلہ دردِ سر بنا ہوا تھا مگر اب کشمیر میں جو واقعات
رونما ہو رہے ہیں ان کو دیکھ کر ملک کا ہر باشندہ تشویش و فکر میں مبتلا ہے
دسمبر ۸۹ء میں وزیر داخلہ مفتی محمد سعید صاحب کی بیٹی کا [illegible]
اغواء کیا گیا۔ اور اس کی رہائی کے بدلے ایسے لوگوں کی رہائی کا مطالبہ